18 اکتوبر، 2011

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر کامران شہزاد نے مالیاتی نظام کی مسلسل حفاظت کے انتظام کی ضرورت پر زور دیا ہے

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے ڈپٹی گورنر جناب محمد کامران شہزاد نے کہا ہے کہ بینکاری اور مالیاتی نظام میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی کلیدی اہمیت کے پیش نظر مالیاتی نظام کی مستقل حفاظت کے انتظام کی ضرورت ہے۔

آج کراچی میں ایک مقامی ہوٹل میں ساتویں انٹرنیشنل انفارمیشن سیکیورٹی کانفرنس (InfoSec 2011) میں اپنے کلیدی خطاب کے دوران انہوں نے کہا کہ موثر انفارمیشن سسٹم سیکیورٹی کے لئے منظم، واضح اور دستاویزی سیکیورٹی پالیسیاں، معیارات اور گائیڈ لائنز بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر ادارے کو انفارمیشن کی حفاظت، اس کے با اعتبار اور باوثوق ہونے اور اس کی بروقت دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے انفارمیشن سیکیورٹی کو نافذ اور اس کا آڈٹ کرنا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ مالیاتی اداروں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے نفاذ سے سسٹم کی استعداد میں بہتری آئی ہے، لیکن ساتھ ہی اس سے نئے خطرات بھی پیدا ہوئے ہیں جو روایتی بینکاری اور مالیاتی سرگرمیوں کے فطری خطرات کے علاوہ ہیں۔ مالیاتی اداروں کے استحکام اور نمو کا بڑی حد تک دارومدار ان کی انفارمیشن اور انفارمیشن سسٹمز کی بہتر رسائی، اعلیٰ معیار، باصلاحیت ہونے اور با اعتبار ہونے کو یقینی بنانے کے لئے ان کی جانب سے سیکیورٹی انفرا اسٹرکچر کے نفاذ پر ہے۔

جناب کامران شہزاد نے کہا کہ ملک کے سیکیورٹی کے موجودہ ماحول میں مزید سخت اور مستعد انفارمیشن سیکیورٹی کنٹرولز کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے زیراثر کاروباری ماحول میں ہم بنیادی رسک مینجمنٹ پروٹوکولز کو رائج کرنے کے سلسلے میں اور مستحکم سیکیورٹی آرکیٹکچر، ڈیزاسٹر ریکوری اور کاروباری امور جاری رکھنے کے منصوبوں کے بغیر بینکاری کے متحمل نہیں ہوسکتے کیونکہ ان کے کاروبار پر سنگین نوعیت کے منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ انفارمیشن ریسورسز کی حفاظت کے طریقہ کار کے لئے خطرات کی نشاندہی و تشخیص اور ممکنہ خطرات کو زائل اور کم کرنے کے لئے مناسب کنٹرولز کی ترویج درکار ہوگی۔ جناب کامران شہزاد نے کہا کہ نیٹ ورک میں ایک چھوٹا سا تعطل یا ڈیٹا کی غلطی سے کاروباری ساکھ اور صارفین کے اعتماد کو دھچکہ لگنے کے ساتھ ساتھ شدید کاروباری نقصانات ہوسکتے ہیں۔ اس لئے کسی بھی طرح کی الیکٹرانک بینکنگ میں مصروف مالیاتی اداروں کے پاس ایسے موثر اور قابل اعتبار طریقے ہونے چاہئیں جو ان کی انفارمیشن کو محفوظ بناسکیں اور ان کے صارفین کو ڈیٹا کے نقصان اور شناخت کی چوری سے تحفظ فراہم کرسکیں۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ مالیاتی اداروں کو دیگر امور کے ساتھ ساتھ انفارمیشن اور انفارمیشن سسٹمز تک غیر مجاز رسائی، ڈیٹا کے نقصان/اس میں تبدیلی/بگاڑ، نجی معلومات کے نقصان، اوپن نیٹ ورک کے مسائل اور ڈیزاسٹر ریکوری/ کاروباری امور جاری رکھنے کے منصوبوں سے متعلق معاملات کو ٹیکنالوجی پر مبنی ڈیلیوری چینلز رائج کرتے وقت مدنظر رکھنا چاہئیں۔

انہوں نے کہا کہ بینک روایتی مصنوعات پر مرکوز ماڈل (product-centric model) سے صارفین پر مرکوز ماڈل (customer- centric model) پر منتقل ہورہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ مرکزی بینک بینکاری شعبے کو یومیہ امور کی انجام دہی کے لئے زیادہ سے زیادہ ٹیکنالوجی کے استعمال کے لئے بہترین بین الاقوامی طریقوں کے مطابق رہنما اصول اور ہدایات جاری کررہا ہے۔اس وقت بینک اپنے صارفین کو مصنوعات اور خدمات کی وسیع رینج کی فراہمی کے لئے الیکٹرانک اور کمیونیکیشن چینلز استعمال کررہے ہیں،ٹیکنالوجی کی بدولت انہیں نئی مصنوعات پیش کرنے، مارکیٹ کے مواقع سے مستفید ہونے اور جدید طریقے وضع کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

جناب کامران شہزاد نے کہا کہ ملک میں بینکنگ نیٹ ورک متبادل ڈیلیوری چینلز کے استعمال کے ذریعے وسیع آبادی کو خدمات فراہم کررہا ہے۔اس وقت ملک کے 10 ہزار سے زائد شاخوں پر مشتمل بینکنگ نیٹ ورک میں 7 ہزار سے زائد ریئل ٹائم آن لائن برانچز، 4800 اے ٹی ایمز اور 40 ہزار سے زائد پوائنٹ آف سیل مشینیں ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی پر مبنی ان ایکسس پوائنٹس کے علاوہ ادائیگیوں کے متبادل طریقوں کو بھی نمایاں مقبولیت حاصل ہوئی ہے اور 1.3 ملین سے زائد کریڈٹ کارڈز اور 11 ملین ڈیبٹ کارڈ زیر گردش ہیں۔مجموعی طور پر اس سہ ماہی تک 5.8 ٹریلین روپے (67 بلین امریکی ڈالر) سے زائد رقم کی تقریباً 59 ملین ای بینکنگ ٹرانزیکشنز ہوچکی ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر نے کہا کہ برانچ لیس بینکنگ مضبوط پلیئرز کی شراکت کے ساتھ بتدریج وسعت اختیار کررہی ہے۔اس وقت برانچ لیس بینکنگ کے تحت ایجنٹ نیٹ ورک 18 ہزار ایجنٹس سے تجاوز کرچکا ہے جنہوں نے 190 بلین روپے مالیت کی تقریباً 38 ملین ٹرانزیکشنز میں معاونت کی۔

[.☆☆☆]